REGD-NO-L.5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۹ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ — ۲ تبوک ۱۳۳۹ھش — ۲ ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء — نمبر ۲۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ یکم ستمبر بوقت ½ ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اردن میں وزارت خارجہ کی عمارت سے کئی اور بم برآمد ہوئے

عرب لیگ کے ذریعہ متحدہ عرب جمہوریہ سے مجرموں کی واپسی کا مطالبہ کیا جائے گا

عمان یکم ستمبر۔ وزارت خارجہ کی منہدم عمارت سے چند اور بم بھی دستیاب ہوئے ہیں۔ یہ وہی عمارت ہے جس میں پیر کو ایک سخت دھماکہ ہونے کی وجہ سے مسٹر مجالی وزیراعظم سمیت دس اشخاص ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے تھے۔ حکومت نے دوسری سرکاری عمارتوں پر فوج کا پہرہ بٹھا دیا ہے۔ شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ سے دو مجرموں کی واپسی کا مطالبہ کیا جائیگا اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ مطالبہ عرب لیگ کی وساطت سے اور بشرط ضرورت اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے ذریعہ کیا جائے گا

ایجنسی فرانس نے عمان سے اطلاع دی ہے کہ حکومت اردن نے ایک نوجوان سرکاری ملازم سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ اسے وزارتِ خارجہ کے دھماکے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسٹر مجالی اور کئی دوسرے افسر ہلاک ہو گئے تھے۔ دھماکے کے بعد اردن اور شام کی سرحد بند کر دی گئی تھی۔ لیکن وہ آج سے پھر کھول دی گئی ہے ⁂

پاکستان کا فوجی دستہ کانگو روانہ ہو گیا

کراچی یکم ستمبر۔ پاکستان کا فوجی دستہ پانچ امریکی طیاروں کے ذریعہ عازم کانگو ہو گیا۔ اس دستے میں آرڈی ننس کمپنی کے ۴۰ جوان اور افسر ہیں۔ وہ کانگو میں آرڈی ننس سے متعلق خدمات انجام دیں گے۔ توقع ہے کہ پاکستانی دستہ آج رات *

* ۱۱ بجے لیوپولڈ ول پہنچ جائے گا۔ کراچی میں جن افسروں نے اس دستے کو الوداع کہا ان میں بریگیڈیر بہادر شیر خاں بھی تھے

دنیا کی آبادی میں سالانہ پانچ کروڑ کا اضافہ

نیویارک یکم ستمبر۔ اقوام متحدہ کے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت دنیا کی مجموعی آبادی دو ارب نوے کروڑ ہے۔ کمیونسٹ چین کی کل آبادی ۶۶ کروڑ نوے لاکھ ہے جو دنیا کے ہر ملک سے زیادہ ہے۔ دوسرے نمبر پر بھارت ہے۔ جس کی آبادی ۴۰ کروڑ ۳۰ لاکھ ہے۔ روس کی آبادی ۲۰ کروڑ نوے لاکھ اور امریکہ کی آبادی سترہ کروڑ اسی لاکھ ہے۔ دنیا کے نصف سے زیادہ لوگ ایشیا میں آباد ہیں۔ لیکن ایشیا دوسرے نمبر پر گنجان آباد براعظم ہے۔ سب سے زیادہ گنجان آباد براعظم یورپ ہے۔ افریقہ پیدائش کی رفتار میں سب سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد ایشیا کا نمبر آتا ہے۔ دنیا میں ہر سال دس کروڑ افراد پیدا ہوتے ہیں۔ اور پانچ کروڑ بیس لاکھ اموات ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر سال دنیا کی آبادی میں ۴ کروڑ اسی لاکھ نفوس کا اضافہ ہو جاتا ہے ⁂

طالبات جامعہ نصرت ربوہ کی نمایاں کامیابی

احباب جماعت کو جامعہ نصرت کے ایف۔اے کے شاندار نتائج کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی اطلاع کے مطابق اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جامعہ نصرت کی ۹ طالبات وظیفہ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ جامعہ نصرت کی طرف سے صرف ۳۹ طالبات نے ایف۔اے کا امتحان دیا تھا۔ اس قلیل تعداد کے پیش نظر ۹ طالبات کا وظیفہ لے جانا اللہ تعالےٰ کا خاص احسان ہے۔ دعا ہے کہ یہ اعزاز طالبات کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔ اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنے۔ وظیفہ حاصل کرنے والی طالبات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) امۃ المالک (۲) صادقہ رمضان (۳) بشریٰ پروین (۴) رضیہ فردوس (۵) سیدۃ الزہرا (۶) صادقہ قدسیہ (۷) سلیمہ بیگم (۸) امۃ الحی بشریٰ۔ (۹) شاہدہ خانم

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اُم مظفر احمد کی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

مگر ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ لاہور

لاہور ۳۱ اگست بوقت نو بجے شب بذریعہ فون

آج اُم مظفر احمد کے ٹانکے نکال دیئے گئے۔ زخم کی حالت خدا کے فضل سے اچھی ہے یہ ٹانکے اس چیرے کی جگہ میں لگائے گئے تھے۔ جو تقریباً سات انچ لمبا ٹانگ کی ہڈی میں پن داخل کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے ٹانکے نکالنے کے بعد ٹانگ کو کچھ اوپر نیچے اور دائیں بائیں حرکت بھی دی۔ اور آئندہ وقفہ وقفہ سے محتاط طریق پر حرکت دیتے رہنے کی تاکید کی۔ جو شدید بے چینی دو تین دن سے تھی اس میں خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔ چونکہ فریکچر کی جگہ سے نیچے گھٹنے میں ورم اور درد ہے۔ اس لئے احتیاطاً کل صبح گھٹنے کا بھی ایکسرے لیا جائے گا۔ تاکہ تسلی کی جائے کہ اس میں کوئی نقص تو نہیں عام حالت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ مگر ابھی تک کمزوری بہت ہے۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء

خواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جو ملفوظات الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی ایک گذشتہ قسط میں آپ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی ہیں آپ نے فوراً جواب دیا کہ یہ شیطانی خواب ہے وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی نبی ہو تو پہلے اللہ تعالیٰ اسکو بتاتا ہے کہ تو نبی ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے بتایا نہیں اور آپ کو بتا دیا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہو نہ ہو یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ آپ نے مثلاً بتایا کہ کئی لوگ مجھے آکر کہتے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خواب میں کہا ہے کہ آپ کے پاس جا کر پانچ ہزار یا کم و بیش روپیہ لو اس لئے لائیے۔ روپیہ حضور نے فرمایا کہ میں اس کا جواب یہی دیتا ہوں کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے بتایا نہیں میں کس طرح روپیہ دے دوں۔

اس سے ظاہر ہے کہ بعض خواب شیطانی ہوتے ہیں جو بظاہر تو بڑے خوبصورت اور معنی خیز معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا پیٹ کھوکھلا ہوتا ہے۔ یعنی ان کی کوئی اصل نہیں ہوتی اور خالصۃً شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ الفضل کی اسی اشاعت میں ہم ایک صاحب کا ایک مختصر سا مضمون خواب کی تعبیر نقل کر رہے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلعم نے خوابوں کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں بالتفصیل طور پر خوابوں کی ان اقسام کی تشریح فرمائی ہے جس کو پڑھ کر انسان خواب اور رؤیا کی حقیقت کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ ذیل میں ہم شیطانی خوابوں کے متعلق آپ کی توجیہہ درج کرتے ہیں۔

"دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ وہ کسی حد تک زہد اور عفت کو اختیار کرتے ہیں اور علاوہ اس بات کے کہ ان میں رؤیا اور کشف کے حصول کے لئے ایک فطرتی استعداد ہوتی ہے اور دماغی بناوٹ اس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ خواب و کشف کا کسی قدر نمونہ ان پر ظاہر ہو جاتا ہے وہ اپنی اصلاح نفس کے لئے بھی کسی قدر کوشش کرتے ہیں اور ایک سطحی نیکی اور راستبازی ان میں پیدا ہو جاتی ہے جس کی آمد سے ایک محدود دائرہ تک رؤیا صادقہ اور کشوف صحیحہ کے انوار ان میں پیدا ہو جاتے ہیں مگر تاریکی سے خالی نہیں ہوتے بلکہ ان کی بعض دعائیں بھی منظور ہو جاتی ہیں مگر عظیم الشان کاموں میں نہیں کیونکہ ان کی راستبازی کامل نہیں ہوتی بلکہ اس شفاف پانی کی طرح ہوتی ہے جو اوپر سے تو شفاف نظر آتا ہو مگر نیچے اس کے گوبر اور گند ہو اور چونکہ انکا تزکیۂ نفس پورا نہیں ہوتا اور ان کے صدق و صفا میں بہت کچھ نقصان ہوتا ہے اس لئے کسی ابتلاء کے وقت وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کا رحم ان کے شامل حال ہو جائے اور اس کی ستاری ان کا پردہ محفوظ رکھے تب تو بغیر کسی ٹھوکر کے دنیا سے گذر جاتے ہیں اور اگر کوئی ابتلاء پیش آ جاوے تو اندیشہ ہوتا ہے کہ بلعم کی طرح ان کا انجام بد نہ ہو اور ملہم بننے کے بعد کتے سے تشبیہ نہ دئے جائیں کیونکہ ان کی علمی اور عملی اور ایمانی حالت کے نقصان کی وجہ سے شیطان ان کے دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور کسی ٹھوکر کھانے کے وقت فی الفور ان کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے ...... وہ رسولوں اور نبیوں کا کامل طور پر وارث نہیں ہوتا اور اس کی بعض اندرونی آلائشیں اس کے اندر مخفی ہوتی ہیں اور اس کا تعلق جو خدا تعالیٰ سے ہے کدورت اور خامی سے خالی نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ دور سے خدا تعالیٰ کو اپنی دھندلی نظر کے ساتھ دیکھتا ہے مگر اس کی گود میں نہیں ہے ایسے آدمی جو نفسانی جذبات ان کے اندر ہیں بعض اوقات ان کے نفسانی جذبات ان کی خوابوں میں اپنا جوش اور طوفان دکھاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ جوش ان کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ وہ جوش محض نفس امارہ کی طرف سے ہوتا ہے مثلاً ایک شخص خواب میں کہتا ہے کہ فلاں شخص کی میں ہرگز اطاعت نہیں کروں گا۔ میں اس سے بہتر ہوں۔ تو اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ درحقیقت وہ بہتر ہے حالانکہ نفس کے جوش سے وہ کلام ہوتا ہے۔ اسی طرح نفس کے جوش سے خواب میں اور کئی قسم کے کلام کرتا ہے اور جہالت سے سمجھتا ہے کہ گویا وہ کلام خدا کی مرضی کے موافق ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور چونکہ اس نے خدا تعالیٰ کی طرف پوری حرکت نہیں کی اور اپنی تمام طاقت اور تمام صدق اور تمام وفاداری کے ساتھ اس کو اختیار نہیں کیا۔ اسلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی پورے طور پر تجلی رحمت اس پر نہیں ہوتی اور وہ اس بچہ کی طرح ہوتا ہے۔ جس میں جان تو پڑ گئی ہے لیکن ابھی وہ مشیمہ سے باہر نہیں آ سکا اور عالم روحانی کے کامل نظارہ سے ہنوز اس کی آنکھ بند ہے اور ہنوز اس نے اپنی ماں کے چہرہ کو بھی نہیں دیکھا جس کے رحم میں اس نے پرورش پائی اور بقول مشہور کہ نیم ملا خطرۂ ایمان وہ اپنی معرفت ناقصہ کی وجہ سے خطرہ کی حالت میں ہے۔ ہاں ایسے لوگوں کو بھی کسی قدر کچھ معارف اور حقائق معلوم ہو جاتے ہیں۔ مگر اس دودھ کی طرح جس میں کچھ پیشاب بھی پڑا ہو اور اس پانی کی طرح جس میں کچھ نجاست بھی ہو اور اس درجہ کا آدمی اگرچہ بہ نسبت درجہ اول کے اپنی خوابوں اور الہامات میں شیطانی دخل اور حدیث النفس سے کسی قدر محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کی فطرت میں ابھی شیطان کا حصہ باقی ہے۔ اس لئے شیطانی القاء سے بچ نہیں سکتا اور چونکہ نفس کے جذبات بھی دامنگیر ہیں اس لئے حدیث النفس سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ وحی اور الہام کی کامل صفائی، صفائی نفس پر موقوف ہے جن کے نفس میں ابھی کچھ گند باقی ہے ان کی وحی اور الہام میں بھی گند باقی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی (ص ۱۱-۱۲ و ص ۱۳-۱۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہیں اس بات کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ انسانی فطرت میں سچے خواب یا سچے الہام کی قابلیت کیوں ودیعت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا وہ معلوم کر سکیں کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے۔ لیکن ان کی خوابوں اور الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے۔ اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا ان پر خدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو کیونکہ اگر وہ سچی خوابوں اور سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں اور اس بارے میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیئے ان کو حاصل نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے ان کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ اس کوچہ سے بکلی ناآشنا تھے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے اور اسکے سمجھنے کے لئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا۔ پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے۔ اس لئے سنت اللہ قدیم سے اور جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح ہوں یا فاسق ہوں اور مذہب میں سچے ہوں یا جھوٹا مذہب رکھتے ہوں کسی قدر سچی خوابیں دکھلائی جاتی ہیں یا سچے الہام بھی دئے جاتے ہیں تا ان کا قیاس اور گمان جو محض نقل اور سماع سے حاصل ہے علم الیقین تک پہنچ جائے اور تا روحانی ترقی کے لئے ان کے ہاتھ میں کوئی نمونہ ہو۔ اور حکیم مطلق نے اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے انسانی دماغ کی بناوٹ ہی ایسی رکھی ہے اور ایسے روحانی قویٰ اس کو دئے ہیں کہ وہ بعض سچی خوابیں دیکھ سکتا ہے اور بعض سچے الہام پا سکتا ہے مگر وہ سچی خوابیں اور سچے الہام کسی وجاہت اور بزرگی پر دلالت نہیں کرتے بلکہ وہ محض نمونہ کے طور پر ترقی کے لئے ایک راہیں ہوتی ہیں اور اگر ایسی خوابوں اور ایسے الہاموں کو کسی بات پر کچھ دلالت ہے تو صرف اس بات پر کہ ایسے انسان کی فطرت صحیح ہے۔ بشرطیکہ جذبات نفسانیہ کی وجہ سے انجام بد نہ ہو اور ایسی فطرت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر درمیان میں روک اور حجاب پیش نہ آ جائیں تو وہ ترقی کر سکتا ہے۔ جیسے مثلاً ایک زمین ہے

(باقی ص ۵ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

متعدد وجوہ ایسی ہیں جن کی بناء پر انشورنس کو ہم جائز قرار نہیں دے سکتے

انشورنس کا اصول ان تمام اصولوں کو جن پر اسلام سوسائٹی کی بنیاد رکھتا ہے باطل کر دیتا ہے

تاہم پسماندگان کی خاطر خواہ امداد ایک اہم قومی ضرورت ہے جسے پورا کرنا ہماری جماعت کا اولین فرض ہے

فرمودہ ۲ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

فرمایا:۔
دنیا میں بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ

امارت اور غربت کا سوال

اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے۔ جبکہ دنیا کی آبادی بہت بڑھ چکی ہے، حالانکہ اگر غور سے کام لیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بھی جبکہ ابھی دنیا کی آبادی بہت قلیل تھی اور زمین کا ہر خزانہ لوگوں کے لئے خالی پڑا تھا۔ دنیا میں غربت موجود تھی اور ایسے لوگ پائے جاتے تھے جن کے پاس نہ کھانے کے لئے روٹی ہوتی تھی۔ نہ پینے کے لئے پانی ہوتا تھا۔ نہ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا ہوتا تھا۔ اور نہ سردی گرمی سے بچنے کے لئے کوئی مکان ہوتا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے آدم کو جنت دی اور اسے کہا کہ اگر تو اس جنت میں رہے گا۔ تو تو اور تیرے ساتھی اس میں بھوکے نہیں رہیں گے۔ ننگے نہیں رہیں گے پیاسے نہیں رہیں گے۔ اور دھوپ سے نہیں جلیں گے۔ (طٰہٰ ع ۷) اس سے

صاف معلوم ہوتا ہے

کہ اس زمانہ میں بھی بعض لوگ بھوکے رہتے تھے بعض ننگے پھرتے تھے۔ بعض پانی کی دقتوں میں مبتلا تھے۔ اور بعض کو رہائش کی دقتیں درپیش تھیں۔ اور ضرورت تھی کہ ان کی غربت دور کرنے کے لئے کوئی نظام قائم کیا جائے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم کیا گیا۔ اور جو لوگ اس نظام کے تابع ہو گئے۔ انہوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی دقتوں کو رفع کر لیا۔ یہی وہ نظام تھا۔ جسے اسلام نے دوبارہ قائم کیا۔ اور حکومت کو اس امر کا پابند قرار دیا۔ کہ وہ لوگوں کے کھانے پینے لباس اور مکان کا انتظام کرے۔ چنانچہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

بحرین کا بادشاہ

جب مسلمان ہوا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت فرمائی کہ تمہارے ملک میں جن لوگوں کے پاس گزارہ کے لئے کوئی زمین نہیں۔ تم ان میں سے ہر شخص کو گزارہ کے لئے چار درہم اور لباس دو۔ تاکہ وہ بھوکے اور ننگے نہ رہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر اس طرح عمل کیا کہ انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں تمام لوگوں کی مردم شماری کرائی اور

راشننگ سسٹم قائم کر دیا

جو بنو امیہ کے عہد تک جاری رہا۔ یہ سب سے پہلی مردم شماری تھی۔ جو رعایا کی دولت چھیننے کے لئے نہیں بلکہ ان کی روٹی کا انتظام کرنے کے لئے کی گئی۔ چنانچہ مردم شماری کے بعد تمام لوگوں کو ایک مقررہ نظام کے ماتحت غذا ملتی تھی۔ اور باقی ضروریات کے لئے ماہوار کچھ رقم دے دی جاتی تھی۔ اگر یہ نظام اب بھی جاری ہو۔ اور لوگوں کو روٹی کپڑا لباس اور مکان ملتا رہے، تو کسی انشورنس کی ضرورت نہیں رہتی۔ انشورنس کی ضرورت آخر یہی بتائی جاتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایک شخص کی موت کے بعد اس کے بیوی بچوں کو کھانے کے لئے روٹی اور پہننے کے لئے کپڑا مل جاتا ہے۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ہر ایک کے لئے غذا مہیا کرے یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ہر ایک کے لئے کپڑا مہیا کرے۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ تالابوں اور کنوؤں وغیرہ کا انتظام کرے یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ہر ایک کے لئے مکان مہیا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا کہ کوئی فرد بھوکا رہے یا پیاسا رہے یا ننگا پھرے یا مکان کے بغیر رہے۔

یہ وہ پہلا تمدن ہے

جو حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ قائم کیا گیا۔ اور یہی نظام ہے۔ جو اسلام نے اپنے زمانہ عروج میں دوبارہ قائم کیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ نظام جلدی مٹ گیا۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کے تمام اہم کام لہروں کی صورت میں ہوا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ لہر اٹھتی اور پھر پیچھے چلی جاتی ہے۔ مگر دوسری دفعہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بلند ہوتی ہے۔ پس گو یہ نظام ایک دفعہ قائم ہو کر مٹ گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ اب اس نظام کو پھر احمدیت کے ذریعہ دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ ہر شخص کے لئے کھانے پینے کپڑے اور مکان کا انتظام ہو۔ اور غرباء کی ترقی کے سامان پیدا ہوں۔ تاہم جب تک یہ نظام پوری مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم نہیں ہو جاتا اس وقت تک دنیا سے بے چینی دور نہیں ہو سکتی ایسے حالات میں کہ لوگوں کی بنیادی ضروریں خاطر خواہ طریق پر پوری نہ ہو رہی ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں بددلی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور وہ انشورنس کمپنیوں کی طرف اس غرض کے لئے رجوع کرتے ہیں کہ جب ہم مر گئے تو ہمارے عزیز و اقارب بھوکے نہیں رہیں گے۔ بلکہ انہیں اپنی ضروریات کے لئے کمپنی سے کافی روپیہ مل جائے گا۔ کیونکہ کمپنی اس بات کا معاہدہ کرتی ہے کہ خواہ کسی نے پوری رقم نہ ادا کی ہو، پھر بھی اس کی موت کی صورت میں کمپنی پوری رقم معہ منافع اس کے ورثہ کو ادا کر دے گی۔

اب پیشتر اس کے کہ میں انشورنس کے جائز یا ناجائز ہونے کا ذکر کروں۔ پہلے یہ بتاتا ہوں کہ یہ کمپنیاں چلتی کس طرح ہیں۔ اور ان کو منافع کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے

انشورنس کمپنیاں

جاری کی ہیں۔ انہوں نے اس کی بنیاد کسی واہمہ پر نہیں بلکہ ایک حقیقی علم پر رکھی ہے۔ دنیا میں دو قسم کا جوا ہوتا ہے، ایک وہ جس کے پیچھے علمی وجوہ ہوتی ہیں۔ اور ایک بے عقلی کا جوا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک جوا تو یہ ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے سے کہہ دے کہ جو کچھ تمہاری جیب میں ہے وہ میں دس روپے میں لیتا ہوں۔ یہ جوا تو ہے مگر بے عقلی کا جوا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہی نہیں کہ اس کی جیب میں ایک لاکھ روپیہ ہے، یا ایک کوڑی ہے۔ لیکن ایک جوا ایسا ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد علم پر ہوتی ہے۔ انشورنس کے جوئے کی بنیاد بھی کسی خیال پر نہیں۔ بلکہ ایک خاص علم پر ہے، وہ انسانی صحت کے اتار چڑھاؤ اور اموات کے اعداد و شمار پر!

ایک گہری اور تفصیلی نظر

ڈال کر بعض اصول اخذ کر لیتے ہیں، اور انہی اصول پر ان کمپنیوں کی بنیاد ہوتی ہے۔ جب کوئی انسان غور کرنے کا عادی نہ ہو۔ تو وہ ہر بات کو سرسری نگاہ سے دیکھتا ہے اور کوئی خاص اندازہ اس کے ذہن میں نہیں آتا۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر ایک شخص پانچ سال کی عمر میں مر گیا۔ تب کیا ہوا، اور اگر کوئی دس سال کی عمر میں مر گیا۔ تب کیا ہوا۔ مگر جنہوں نے اس فن کو اپنایا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ کتنے لوگ پانچ سال کی عمر میں مرتے ہیں۔ کتنے دس سال کی عمر میں کتنے بیس تیس یا پچاس اور ساٹھ سال کی عمر میں۔ چنانچہ انہوں نے ہر ملک کے لوگوں کی ایک

اوسط عمر

نکال لی ہے۔ مثلاً ہمارے ملک کے لوگوں کی اوسط عمر وہ ستائیس اٹھائیس سال بتاتے ہیں اب شاید کچھ بڑھ گئی ہے۔ یورپین لوگوں کی اوسط عمر ۵۶ سال اور امریکہ کے لوگوں کی اوسط عمر ساٹھ سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ امریکہ کا ہر شخص ساٹھ سال کا ہوتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ ان میں سے اکثر سو سو سال کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اوسط نکالنے کا طریق یہ ہے کہ جو ایک سال کی عمر میں مر گئے۔ وہ ان کا بھی اندازہ لگائیں گے، جو دو سال کی عمر میں مر گئے وہ ان کا بھی اندازہ لگائیں گے جو دس بیس تیس چالیس پچاس ساٹھ، ستر، اسی، نوے اور سو سال کی عمر میں مر گئے۔ ان کا بھی اندازہ لگائیں گے اور پھر یہ فیصلہ کرینگے کہ اگر یہ سارے لوگ ایک عمر پاتے تو کتنی پاتے اس کو اوسط عمر کہتے ہیں۔ امریکہ اور انگلستان کی اوسط عمر زیادہ ہے لیکن ہندوستان کی اوسط عمر کم ہے، اب یہ عمر ۳۰، ۳۱ تک پہنچ گئی ہے پھر

ایک عجیب بات

انہوں نے یہ بھی نکالی کہ بعض سنہ ایسے ہیں جن میں اموات زیادہ ہوتی ہیں اور بعض سنہ ایسے ہیں جن میں اموات کم ہوتی ہیں

مثلاً تیس۳۰ سے چالیس سال تک لوگ زیادہ مرتے ہیں اور ساٹھ سے ستر سال تک لوگ کم مرتے ہیں گویا کچھ جوانی کے سنہ ایسے ہیں جن میں زیادہ اموات ہوتی ہیں۔ اور کچھ بڑھاپے کے سنہ ہیں جن میں کم اموات ہوتی ہیں پھر وہ اندازہ لگاتے ہیں کہ اگر اس عمر کے لوگ بیمہ کرائیں گے۔ تو بیمہ کے عرصہ میں کتنے لوگ مریں گے اور اُن کا ہماری کمپنی پر کیا اثر پڑے گا۔ چنانچہ ان تمام نتائج کو اپنے سامنے رکھکر انہوں نے علمی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر لوگ بیمہ کرائیں اور مرنے والوں کے پسماندگان کو باوجود اس کے کہ انہوں نے پوری قسطیں نہ ادا کی ہوں روپیہ ادا کرنا پڑے تو پھر بھی کمپنی گھاٹے میں نہیں رہے گی۔ مثلاً

فرض کرو

چالیس سال کا بیمہ ہے اور اٹھارہ انیس۱۹ یا بیس سال کی عمر میں ایک شخص بیمہ کراتا ہے اس کو دیکھتے ہوئے وہ سمجھتے ہیں کہ بیمہ کی عمر کے لحاظ سے یہ چالیس سال کی زندگی پائے گا۔ اب یہ لازمی بات ہے کہ اس نے پہلے دن تو سارا روپیہ نہیں دینا۔ فرض کرو اس نے چار ہزار روپیہ دینا ہے اسے چالیس پر تقسیم کیا جائے تو سو روپیہ ایک سال کا بنے گا گویا سو روپیہ سالانہ اسے کمپنی کو ادا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح اور لوگ جو بیمہ کرائیں گے ان کے متعلق بھی یہی اندازہ ہوگا کہ چالیس سال میں انہوں نے چار چار ہزار روپیہ دینا ہے۔ اس معاہدہ کے مطابق وہ روپیہ ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس چالیس سالہ عرصہ میں کچھ لوگ فوت ہونے لگ جاتے ہیں۔ فرض کرو چار ہزار پر ایک سو آدمی نے اپنی زندگی کا بیمہ کرایا تھا تو اس لحاظ سے کمپنی کو چالیس سال میں چار لاکھ روپیہ مل سکتا ہے۔ مگر چونکہ کچھ لوگ درمیانی عرصہ میں ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر اوسطاً یہ سمجھ لیا جائے کہ نصف درمیانی عرصہ میں ہی انتقال کر جائیں گے اور نصف باقی رہ جائیں گے تو باقی رہنے والوں سے کمپنی کو دو لاکھ روپیہ یقیناً مل جائے گا۔ اور جو مرنے والے ہیں وہ بھی آخر یکدم تو نہیں مر جاتے کوئی ایک سال کی قسط ادا کر کے مرے گا کوئی دس سال کی قسطیں ادا کر کے مرے گا کوئی پندرہ سال کی قسطیں ادا کر کے مرے گا اور کوئی بیس سال کی قسطیں ادا کر کے مریگا۔ اگر ان لوگوں کی طرف سے جو روپیہ کمپنی کو وصول ہوا ہو۔ اسے ایک لاکھ فرض کر لیا جائے تو گویا اس عرصہ میں کمپنی کو تین لاکھ روپیہ ملے گا۔ دو لاکھ آخر تک زندہ رہنے والوں کی طرف سے اور ایک لاکھ درمیان میں وفات پانے والوں کی طرف سے مگر کمپنی کو ادائیگی چار لاکھ کی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ معاہدہ یہ ہوتا ہے کہ خواہ کوئی میعاد کے اختتام سے پہلے مر جائے کمپنی اسکے ورثاء کو پورا روپیہ ادا کرے گی۔ اب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کمپنی کو گھاٹا رہا۔ لیکن اب ہم

ایک اور نقطہ نگاہ

سے اس پر غور کرتے ہیں یہ تین لاکھ روپیہ جو اسے چالیس سال میں ملا اس کی اگر اوسط نکالی جائے تو ڈیڑھ لاکھ روپیہ بنتی ہے۔ یہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اگر بنک میں جمع کیا جائے اور اس پر اڑھائی فیصدی منافع ملے تو چالیس سال کے بعد ڈیڑھ لاکھ روپیہ منافع حاصل ہوگا۔ تین لاکھ میں ڈیڑھ لاکھ یہ جمع کیا تو ساڑھے چار لاکھ روپیہ بن گیا۔ کمپنی اپنے خریداروں کو چار لاکھ روپیہ دے گی اور اس کے پاس ساڑھے چار لاکھ روپیہ ہوگا گویا پچاس ہزار روپیہ اسے نفع حاصل ہوا۔ اس کی تفصیلات اور بھی باریک ہیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کمپنی کو ایسی صورت میں بھی پچاس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ نفع حاصل ہو سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ امر بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے کہ جو سو آدمی بیمہ کمپنی میں شامل ہوا تھا اسے بھی اڑھائی فیصدی منافع دینا پڑے گا۔ اڑھائی فیصدی کے لحاظ سے ایک سو آدمی کو گویا دس ہزار روپیہ دینا پڑے گا۔ اور یہ دس ہزار روپیہ پچاس ہزار میں سے نکالنا پڑے گا۔ اسی طرح اگر کمپنی کے اور اخراجات کو مدنظر رکھا جائے تو

درحقیقت

یہ منافع خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اور کمپنی کو کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا ایسی صورت میں ضروری ہوتا ہے کہ کمپنی قائم رکھنے کے لئے ایک اور خزانہ کھولا جائے۔ چنانچہ قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ بیمہ کمپنی صرف بیمہ کے روپیہ سے نہیں چلتی بلکہ اس کو جاری رکھنے والی ایک اور کمپنی ہوتی ہے۔ وہ کئی لاکھ روپیہ کے حصص فروخت کر دیتے ہیں کوئی دو لاکھ کے حصے خرید لیتا ہے۔ کوئی تین لاکھ کے حصے خرید لیتا ہے۔ کوئی چار لاکھ کے حصے خرید لیتا ہے۔ اس طرح بیمہ کمپنی جاری کرنے سے پہلے پچاس ساٹھ لاکھ بلکہ ایک کروڑ روپیہ تک کے حصے کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی آمد حقیقی آمد ہوتی ہے۔ اور اسی سے اس خطرہ کو دور کیا جاتا ہے۔ جو بیمہ کمپنی کو پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ ان لوگوں نے

خطرہ کو دور کرنے کے لئے

ایک بنیادی فنڈ قائم کر لیا ہوتا ہے۔ اسلئے وہ یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے ایک لاکھ روپیہ بچالیا یا دو لاکھ روپیہ بچالیا۔ بہرحال کوئی بیمہ کمپنی اس وقت تک چل نہیں سکتی۔ جب تک اس کے لئے ایک مضبوط بنیادی فنڈ نہ قائم کر دیا گیا ہو۔ اس طرح کمپنی جاری رہتی اور لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اس چیز کی بنیاد سود پر ہے۔ اور نہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اسکے اصول بھی سود پر مبنی ہیں وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی ضروریات پوری ہو گئی ہیں۔ اور انہیں اس امر کا کوئی خطرہ نہیں رہا کہ ان کی موت کے بعد ان کے ورثاء کیا کریں گے۔ جہاں تک

پسماندگان کی امداد

کا سوال ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم بھی اس کے شدت سے محتاج ہیں۔ اسی وجہ سے قادیان میں غرباء کی امداد عام طور پر کی جاتی ہے۔ مگر ہمیں اس امر کا بھی اعتراف ہے کہ وہ امداد کافی نہیں۔ آہستہ آہستہ ہماری مالی حالت جب منظم ہوگی تو یہ امداد بھی انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔ اس وقت ہماری مالی حالت چونکہ زیادہ اچھی نہیں اس لئے ہم غرباء کی ایک حد تک ہی مدد کر سکتے ہیں کلی طور پر نہیں مثلاً غلہ مہنگا ہوا۔ تو میں نے تحریک کی جس پر لوگوں نے جنس اور روپیہ اکٹھا کر دیا اور غرباء کو پانچ ماہ کا غلہ دے دیا گیا۔ اگر نو روپے من غلہ ہو تو اسکے معنے یہ بنیں گے کہ ایک سو چالیس آنوں میں ایک من غلہ ملتا ہے۔ ایک سو چالیس کو بارہ پر تقسیم کیا جائے تو گویا بارہ آنے کا حصہ بنتا ہے۔ اور چونکہ پانچ ماہ کا غلہ ہم دیتے ہیں۔ اور سات ماہ کے غلہ کا انہیں خود انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے بجائے نو روپیہ من کے انہیں سوا پانچ روپیہ من غلہ پڑ جاتا ہے۔ گویا اس امداد سے انہیں قریباً قریباً اسی قیمت پر غلہ مل جاتا ہے جو قحط سے پہلے تھی۔ مگر بہرحال یہ

ایک عارضی چیز

ہے دوستوں نے روپیہ بھیجا اس سے گندم خریدی گئی اور وہ گندم غرباء میں تقسیم کی گئی۔ اسی طرح بعض طلباء کو وظائف دئے جاتے ہیں۔ بعض غرباء کو رمضان کے مہینہ میں مختلف اجناس بہم پہنچائی جاتی ہیں تاکہ وہ اچھی طرح روزے رکھ سکیں اسی طرح عید کے موقعہ پر ان کے لئے سویّاں اور دودھ وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ ان کے ایک دو دن خوشی سے گذر جائیں اور انہیں عید پر کوئی تکلیف محسوس نہ ہو مگر یہ عارضی چیزیں ہیں۔

اسلام کا حکم

یہ نہیں کہ تم غرباء کو عید کے موقعہ پر کھلاؤ یا رمضان کے مہینہ میں ان کی مدد کرو۔ بلکہ اسلام کا حکم یہ ہے کہ ہر شخص کو ہر روز کھانا ملے۔ مگر ظاہر ہے کہ ہم ایسا انتظام نہیں کر سکتے۔ ہم تو اسبات کے لئے تیار ہیں کہ یہ انتظام جاری کریں۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ ہم روپیہ کہاں سے لیں اور اگر روپیہ لیں تو آمد بڑھانے کے ذرائع

ہمارے ہاتھ

میں نہیں ہیں۔ ہمارا روپیہ لینا بوجہ اسکے کہ حکومت ہمارے پاس نہیں۔ لوگوں کو کنگال بناتا ہے۔ لیکن جب حکومت روپیہ لیتی ہے۔ تو وہ ان کو کنگال نہیں بناتی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ خوشحال بنا دیتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تعلیم ہماری درست ہے۔ مگر اس تعلیم کو عملی جامہ پہنانا ہمارے بس کی بات نہیں۔

ہماری مثال

ویسی ہی ہے جیسے کسی شخص نے سردی کے موسم میں ایک ریچھ کو پانی میں تیرتے دیکھا تو اس نے سمجھا کہ یہ کمبل ہے وہ پانی میں کود پڑا اور کمبل لینے کے لئے اس پر ہاتھ ڈالا جب کھینچا تانی میں ریچھ کو گرمی محسوس ہوئی تو ریچھ نے اس آدمی کو پکڑ لیا۔ دیر ہونے پر اس کے ساتھی نے آواز دی کہ اگر کمبل ہاتھ میں نہیں آتا تو جانے دو اور واپس آجاؤ۔ اس نے کہا میں تو کمبل کو چھوڑتا ہوں مگر کمبل مجھے نہیں چھوڑتا۔ یہی حال ہمارا ہے ہم یہ کام کرنے کو تیار ہیں۔ مگر ہمیں ریچھ نے پکڑا ہوا ہے۔ فی الحال وسائل ہمارے پاس نہیں اگر وسائل ہوں تو ہم ایک دن کی بھی دیر نہ کریں اور اسلام کا نظام ساری دنیا میں جاری کر دیں۔

(باقی)

درخواست دُعا

مکرم ملک منور احمد صاحب فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا کچھ مالی نقصان ہو گیا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اس نقصان کی تلافی فرما دے۔

ایک حدیث

خوابؑ کی تعبیر

مضمون نگار سے ہر امر میں متفق ہونا ضروری نہیں - (ادارہ)

(ابو ہریرہؓ) رفعہ: اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزؤ من ستة واربعین جزءًا من النبوة والرؤیا ثلاث فالرؤیا الصالحة بشری من اللہ ورؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث المرء نفسه فان رأی احدکم مایکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث به الناس...

... شیخین، ترمذی، ابوداؤد)

یعنی قرب قیامت کے وقت عموماً مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا - اور جو مسلمان جتنا راست گفتار ہوگا اتنا ہی اس کا خواب سچا ہوگا - مسلمان کا صحیح خواب نبوت کے چھیالیس ۴۶ اجزاء میں سے (صرف) ایک جزو ہے - خواب تین طرح کے ہیں (۱) صالح خواب تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتی ہے - (۲) غم انگیز خواب جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور (۳) حدیث النفس جو اپنے خیالات کا عکس ہوتا ہے - لہٰذا اگر کسی کو کوئی ناگوار بات نظر آئے تو وہ اٹھ کر نماز ادا کرے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے...

....

قرآن کریم میں کئی خوابوں کا ذکر ہے - مثلاً حضرت ابراہیمؑ کا خواب کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر رہے ہیں یا حضرت یوسفؑ کا خواب کہ گیارہ ستارے اور مہر و ماہ انہیں سجدہ کر رہے ہیں - یا ساقی کا خواب کہ وہ انگور سے شراب نچوڑ رہا ہے - یا نان پز کا خواب کہ وہ اپنے سر پر روٹی لئے جا رہا ہے - اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں - یا شاہ مصر کا خواب کہ سات دُبلی گائیں سات موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں نیز اس کا سات ہری اور سات خشک بالیوں کو دیکھنا - یا حضورؐ کا خواب کہ اہل اسلام کے ساتھ مکے میں داخل ہو رہے ہیں - وغیرہ ——

ظاہر ہے کہ اگر خواب بالکل بے حقیقت شے ہوتا تو قرآن پاک میں اس طرح ذکر ہی نہ آتا - قرآن کے ذکر کردہ سارے خواب وہ ہیں جن کی کچھ تعبیر تھی اور وہ حقیقت بن کر شہود پیکر میں جلوہ نما ہوئی - یہ تعبیریں دو قسم کی ہوتی ہیں -

ایک تو یہ کہ خواب دیکھا جائے بالکل اسی طرح اس کا ظہور ہو - نبی اور غیر نبی سب کے ساتھ یہ ہو سکتا ہے - حضورؐ کے متعلق سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اول ما بدی به رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من الوحی الرؤیا الصالحة فی النوم وکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح (بخاری)

یعنی پہلی چیز جس سے حضورؐ کی وحی کا آغاز ہوا وہ صالح خواب تھے اس وقت حضورؐ جو خواب دیکھتے وہ سپیدۂ صبح کی طرح ظاہر ہو جاتا اس حدیث (بالا) میں لفظ "وحی" قابل غور ہے - یہاں وحی سے وہ وحی مراد نہیں ہو سکتی ہے جو خاصۂ نبوت ہے اس لئے اولاً تو یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ حضورؐ ابھی نبوت سے سرفراز نہیں ہوئے تھے، دوسرے یہ وہ وحی ہے جو غیر نبی پر بھی آتی ہے، آتی رہے گی - اس لئے محض سچے خوابوں کی وجہ سے کوئی نبی نہیں بن سکتا -

تعبیر خواب کی دوسری قسم یہ ہے کہ خواب میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ رمز اشارہ یا SYMBOL ہوتا ہے اور اس کا ظہور بالکل اسی طرح نہیں ہوتا جس طرح خواب میں نظر آتا ہے - حضرت یوسف یا شاہ مصر کا خواب اسی نوعیت سے تعلق رکھتا ہے......

ہمارے معاشرے میں بعض اوقات خوابوں کو اتنی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کہ گویا زندگی کے بڑے اہم معاملات کا فیصلہ خواب ہی سے ہو جاتا ہے اس واقع پر ایک سچے واقعے کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا - ہمارے بزرگوں میں ایک صاحب ہر سال محرم میں پابندی سے تعزیہ بنایا کرتے تھے - مقامی سنی علماء نے انہیں بتایا کہ یہ ناجائز ہے - انہوں نے تعزیہ بنانا چھوڑ دیا - لیکن دوسرے تیسرے سال انہوں نے پھر تعزیہ بنایا - لوگوں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا بات ہے؟ آپ نے اپنی توبہ کیوں توڑ دی؟ کہنے لگے کہ بھئی میں نے خواب میں حضرت امام حسینؓ کو دیکھا انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ "میرے نانا نے تو بے شک تعزیے کو ناجائز قرار دیا ہے لیکن خیر میں تمہیں اجازت دیتا ہوں" اس خواب کے بعد میرے لئے تعزیہ بنانا ضروری ہو گیا اس خواب کا ذکر کرنے سے میرا مقصد تعزیے کے جواز و عدم جواز پر کوئی گفتگو قطعاً نہیں - مقصد صرف یہ دکھانا ہے - کہ بعض اوقات خواب کا کتنا گہرا تسلط ہوتا ہے کہ جس چیز کا فیصلہ عقل ونقل سے کرنا چاہیئے اس کا فیصلہ خواب سے کر لیا جاتا ہے..... زیر نظر حدیث میں خوابوں کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں بشری (یا مبشرات) تحزین (غم انگیز) اور حدیث نفس - حدیث نفس سے مراد یہ ہے کہ انسان کے اپنے متفرق خیالات یا خواہشیں ہوتی ہیں جو خواب میں متشکل ہو کر آ جاتی ہیں - اس میں اور مبشرات یا رؤیائے صالحہ میں فرق نہیں کیا جاتا بس خواب دیکھا اور تعبیر تجویز ہو گئی - غلط تعبیر نکلی تو تاویلات شروع ہو گئیں - اس طرز عمل نے بہت سے افراد امت کو کچھ وہمی بلکہ توہم پرست بنا دیا ہے - ایک مشہور بزرگ کے ایک مرید نے خواب میں دیکھا کہ میں درود پڑھ رہا ہوں تو زبان اللھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد میں حضورؐ کے نام نامی کی بجائے پیر و مرشد کا نام نکل رہا ہے - پیر و مرشد ...

(ملخص از ماہنامہ الفرقان ربوہ بابت اگست ۱۹۶۰ء)

اعلاناتِ خدام الاحمدیہ

تربیتی کلاس (۱) امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تربیتی کلاس ۶ سے ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک ربوہ میں منعقد ہوگی - اس کلاس میں شمولیت کے لئے نمائندگان کے نام یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں - اور نمائندگان ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں -

چندہ سالانہ اجتماع (۲) چندہ سالانہ اجتماع جلد تر وصول کر کے ساتھ بھجواتے رہیں -

بجٹ (۳) اکتوبر کے آخر میں مجلس کا مالی سال ختم ہو رہا ہے - مرکز کی طرف سے تیسری سہ ماہی کا مالی جائزہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے - مجالس اپنی وصولی کی رفتار ملاحظہ فرمالیں - اور اگر کسی قسم کا بقایا ہو - تو وہ جلد تر وصول کر کے بھجوا دیں - تا حساب صاف ہو جائے

اشاعت (۴) رسالہ خالد اور رسالہ تشحیذ کے جن خریداروں کے ذمہ کسی قسم کا بقایا ہے - وہ براہ مہربانی منیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں -

تعلیم (۵) گزشتہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق خدام میں کتب سلسلہ کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے تعلیمی کارڈ چھپوائے گئے تھے - ابھی تک بہت کم مجالس نے یہ کارڈ منگوائے ہیں - ہر خادم کے پاس اس کارڈ کا ہونا اور اس پر مطالعہ شدہ کتب کا اندراج کیا جانا ضروری ہے - کارڈ کی قیمت صرف ایک آنہ ہے - مجالس اپنے اراکین کی تعداد کے مطابق یہ کارڈ دفتر مرکزیہ سے منگوالیں

ماہانہ رپورٹ (۶) رپورٹیں بھجوانے کی رفتار پھر سست ہو رہی ہے - قائدین اس طرف توجہ فرمائیں مساعی کی رپورٹ مقررہ فارم پر پورے اندراجات کے ساتھ مرکز میں بھجوانا نہایت ضروری ہے -

سالانہ اجتماع مجلس کراچی (۷) خدام الاحمدیہ کراچی کا پانچواں سالانہ اجتماع ۹-۱۰-۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے - تقریری - تحریری - ورزشی اور دوسرے قسم کے متعدد مقابلہ جات ہوں گے - حیدر آباد - خیر پور - کوئٹہ اور بہاولپور کی ڈویژنوں کی مجالس کو اس میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے -

مجلس سرگودھا (۸) ۷ اگست ۱۹۶۰ء کو نہر اپر جہلم کی شاخ پر چکیاں کے مقام پر خدام الاحمدیہ سرگودھا نے ایک ٹرپ منایا - اس موقعہ پر مختلف قسم کی ورزشیں مثلاً دوڑیں - مشاہدہ و معائنہ پیغام اور تیراکی مقابلے ہوئے - اطفال نے اذان کے مقابلہ میں حصہ لیا - چار بجے سے پانچ بجے تک جلسہ اور تقسیم انعامات ہوئے -

سالانہ اجتماع مجلس مردان مورخہ ۲۰-۲۱ اگست ۱۹۶۰ء کو خدام الاحمدیہ مردان نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا - یہ اجتماع مردان سے بارہ میل کے فاصلہ پر موضع قندہ غار میں منعقد ہوا - خدام کے ساتھ مقامی مربیان مولوی چراغ دین صاحب اور مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے بھی شرکت کی - مختلف ورزشی مقابلوں کے علاوہ تقریری مقابلے بھی ہوئے مجلس کا یہ پہلا اجتماع کامیاب رہا -

جوہر آباد مجلس خدام الاحمدیہ جوہر آباد ضلع سرگودھا کا دوسرا سالانہ اجتماع ۴-۵ ستمبر ۱۹۶۰ء جوہر آباد میں منعقد ہو رہا ہے - جس میں علمی - دینی اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے - مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں -

سالانہ اجتماع راولپنڈی ڈویژن مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ ستمبر ۱۹۶۰ء کو راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے - مجالس اضلاع جہلم - راولپنڈی - سرگودھا اور گجرات اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں -

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں - احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

— نام جماعت وضلع —

پتوکی ضلع لاہور

چوہدری اللہ دتا صاحب پریذیڈنٹ

چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا

چوہدری منظور احمد صاحب گوندل سیکرٹری زراعت

چک ۴۹۷ گ ب کالووالہ ضلع جھنگ

چوہدری عبد اللہ خانصاحب پریذیڈنٹ

نارووال ضلع سیالکوٹ

مولوی محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ
عبد الحمید صاحب بٹ - سیکرٹری مال
چوہدری خیر الدین صاحب " اصلاح وارشاد

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

شیخ محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال

لوپی ضلع مردان

محمد الیاس خانصاحب سیکرٹری مال

لوبک مرالی ضلع سیالکوٹ

چوہدری سراج الحق صاحب چیمہ پریذیڈنٹ
" " سیکرٹری مال

قلعہ سنگھیاں ضلع گوجرانوالہ

میاں اللہ دتا صاحب پریذیڈنٹ
" " امین
میاں اللہ رکھا صاحب سیکرٹری مال
" " محاسب

شیخوپورہ شہر

شیخ گلزار احمد صاحب - سیکرٹری مال

چک ۱۶۶ R-7 ضلع بہاولنگر

خورشید احمد صاحب - سیکرٹری زراعت

چرناڑی ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

چوہدری سید محمد صاحب پریذیڈنٹ
مولوی غلام احمد صاحب سیکرٹری مال

چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودھا

چوہدری احمد خانصاحب - سیکرٹری زراعت

جوہر آباد ضلع سرگودھا

گل شیر خان صاحب جنرل سیکرٹری

— نام جماعت وضلع —

محمد اسلم صاحب شاد - سیکرٹری ضیافت
قریشی سمیع اللہ صاحب " تجارت

اسمٰعیل آباد ضلع ملتان

محمد شریف خانصاحب پریذیڈنٹ
محمد ذکریا صاحب چغتائی سیکرٹری مال
صوبیدار بشیر احمد صاحب " امور عامہ

کھیوالی ضلع گوجرانوالہ

چوہدری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ
ملک فضل الدین صاحب سیکرٹری مال
ملک رکن الدین صاحب " اصلاح وارشاد

چک ۲۲ ب حمیدہ آباد ضلع بہاولپور

چوہدری فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ
" " امین
چوہدری فیض احمد صاحب سیکرٹری مال
" " محاسب

دھبہ مسروڑہ ضلع خیرپور

میاں محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ
عبد اللطیف صاحب سیکرٹری مال
عبد الرحمٰن صاحب " اصلاح وارشاد

فقیر ٹیکسٹائل مل ضلع خیرپور

شیخ ضیاء الحق صاحب - پریذیڈنٹ
مستری محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال

مری ضلع راولپنڈی

چوہدری بی اے اخوان صاحب پریذیڈنٹ
" " سیکرٹری امور عامہ
میاں نور الدین صاحب جنرل سیکرٹری
" " سیکرٹری مال
" " " وصایا
چوہدری غلام احمد صاحب سیکرٹری ضیافت
شبیر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد
چوہدری غلام رسول صاحب " تعلیم

گوٹھ غلام رسول ضلع تھرپارکر

چوہدری غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ
نور احمد صاحب سیکرٹری مال
" " " امور عامہ
سید برکت اللہ شاہ صاحب " اصلاح وارشاد
" " " تعلیم
چوہدری برکت علی صاحب " وصایا

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کے لئے داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہو کر ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گا۔ انٹرمیڈیٹ کلاسز میں آرٹس کے علاوہ میڈیکل گروپ اور پری انجنیئرنگ گروپ کی تدریس کا عمدہ انتظام ہے۔ ڈگری کلاسز میں پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ ایس۔ سی اور بی اے کلاسز کے طلباء کو تیار کیا جاتا ہے۔ روایاتی عمدہ نتائج بہترین تعلیم کے شاہد ہیں۔ بی اے۔ بی ایس سی۔ آنرز اور "پاس کورس" کے لئے جدید تعلیمی اصلاحات کے مطابق داخلہ ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ ڈویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ دفتر میں دینا ضروری ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں معہ کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۲۸ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

احباب اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں تاکہ وہ اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ کالج کی فیس اور ہوسٹل کا خرچ بھی بالکل واجبی ہے اور پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت بہت کم ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تقرر امیر حلقہ و امیر ضلع

سردار امیر محمد خانصاحب کو امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ کوٹ قیصرانی اور مکرم خان نصیر احمد خانصاحب کو امیر ضلع رحیم یار خان ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۱۹

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمادیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۱۴ - محترمہ رشیدہ اختر صاحبہ زوجہ چوہدری محمد مختار صاحب اوورسیر جھنگ صدر ۱۵۰/-
۲۱۵ - مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب A.M.O شادی خان ضلع اٹک ۱۷۰/-
۲۱۶ - مکرم میر اکبر خان صاحب بذریعہ مکرم رشید احمد صاحب زنگ زئی ضلع پشاور ۱۵۰/-
۲۱۷ - مکرم بابو عبد الغفار صاحب فوٹو اسٹیٹ کمپنی حیدرآباد سندھ ۱۵۰/-
۲۱۸ - مکرم فضل محمد صاحب معرفت " " ۱۵۰/-
۲۱۹ - محترمہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری آفتاب احمد صاحب " ۱۵۰/-
۲۲۰ - محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ منجانب دختر خود عزیزہ بشریٰ سعیدہ صاحبہ B.S.C " ۱۵۰/-
۲۲۱ - مکرم منشی غلام احمد صاحب ابن اللہ بخش صاحب ظفر آباد لاہبی ضلع حیدرآباد سندھ ۱۵۰/-
۲۲۲ - " حکیم فیروز الدین صاحب (دار الصدر غربی ربوہ) " " " ۱۵۰/-
۲۲۳ - مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب منجانب والد چوہدری محمد بخش صاحب منڈی والہ یار " " ۱۵۰/-
۲۲۴ - مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب کوٹ باغدین ضلع حیدرآباد سندھ ۱۵۰/-
۲۲۵ - جماعت احمدیہ سیچر جانگ ضلع حیدرآباد سندھ ۱۵۰/-

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قیام پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

چوہدری لال الدین صاحب پریذیڈنٹ
" " سیکرٹری مال

درخواست دعا

مورخہ ۳۱ اگست کو صبح خواجہ رحمت اللہ صاحب دفتر مینجر الفضل کو سائیکل کے حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے اور مشکلات اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

برما سے پاکستان کو ایک لاکھ ٹن چاول ملے گا

ایک کروڑ روپے کے واجب الادا قرض کی ادائیگی

چٹاگانگ ۳۱ اگست۔ مسٹر قمر الدین احمد سفیر پاکستان متعین برما نے ایک بیان میں کہا کہ ۱۹۳۵ء میں متحدہ ہندوستان سے برما کی علیحدگی کے وقت برما کے ذمے جو قرضہ واجب الادا تھا۔ اس میں سے پاکستان کو ایک لاکھ ٹن چاول برما سے ملے گا جس کی قیمت ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے۔

آپ نے کہا کہ یہ چاول تین قسطوں میں پاکستان کو ملے گا آپ نے کہا طویل عرصے تک اس قرضے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا اور آخر کار ۱۹۵۹ء میں برما نے پاکستان کو اس کے حصے کی ادائیگی کا فیصلہ کیا۔

آپ نے کہا برما تین قسطوں میں چاول کی شکل میں یہ قرض چکائے گا پہلی قسط میں پاکستان کو چالیس ہزار ٹن، دوسری میں تیس ہزار ٹن اور تیسری میں ۳۰ ہزار ٹن چاول ملے گا

مسٹر قمر الدین احمد نے کہا پاکستان اور برما میں کوئی بڑا اختلاف موجود نہیں اور اگر کوئی چھوٹا موٹا اختلاف ہے بھی تو اسے باہمی تبادلہ خیال کے ذریعے رفع کر لیا جائے گا آپ نے کہا پاکستان اور برما کی دوستی روز بروز پکی ہوتی جا رہی ہے آپ نے اس امر پر زور دیا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کو مستحکم تر کرنے کے لئے خیر سگالی کے وفود کھیلوں کی ٹیموں اور ثقافتی اور تجارتی وفود کا تبادلہ ضروری ہے آپ نے کہا دونوں ہمسایہ ملکوں میں تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے جلد ہی یہ تجارت متوازن بھی ہو جائے گی۔ آپ نے کہا پاکستان ہر سال برما سے ساڑھے سات کروڑ روپے کا چاول خریدتا ہے۔

ایرانی سرحدی کمیشن کو پاکستانی تمغے

تہران ۳۱ اگست۔ مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان متعین ایران نے اپنی اقامت گاہ میں ایک تقریب منعقد کی جس میں ایران کے سرحدی کمیشن کے صدر اور ارکان کو پاکستانی تمغے عطا کئے گئے اس تقریب میں جو اصحاب شریک ہوئے ان میں ڈاکٹر منوچہر اقبال سابق وزیر اعظم ایران آقائے عباس آرام وزیر خارجہ اور ایرانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل حجازی بھی شامل تھے۔

مسٹر اختر حسین نے صدر پاکستان کی جانب سے تمغے عطا کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کے سرحدی کمیشنوں نے دنیا پر واضح کر دیا ہے کہ مختلف پیچیدہ مسائل کو دوستانہ جذبے کے ساتھ کس طرح حل کیا جا سکتا ہے اسی جذبے کی بدولت پانچ سو ستر میل لمبی سرحد کا تصفیہ نو ماہ کی قلیل سی مدت میں ممکن ہو سکا ہے۔ آپ نے کہا اس کامیابی کا سہرا شہنشاہ کے سر ہے جنہوں نے سرحدی معاملے میں بڑی دلچسپی لی تھی۔ مسٹر اختر حسین نے ایرانی کمیشن کے ارکان کے کام کی بھی تعریف کی سفیر پاکستان نے بعد ازاں حسب ذیل اصحاب کو تمغے عطا کئے

جنرل امان اللہ جہانبانی صدر سرحدی کمیشن ستارۂ پاکستان۔

بریگیڈیئر احمد اصفہانیان۔ تمغۂ پاکستان لیفٹیننٹ کرنل خازنی۔ انجینئر کاظم ذوالفقاری۔ مسٹر نصیر الدین کاوسی لیفٹیننٹ کرنل امین اللہ اور مسٹر عبد الکریم بلوچ تمغۂ خدمت۔

بچوں کے ہنگامی فنڈ کیلئے پاکستان کا چندہ

کراچی ۳۱ اگست۔ پاکستان بچوں کے ہنگامی فنڈ کے لئے جو سالانہ چندہ دیا کرتا ہے امسال اس میں ایک لاکھ روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے پہلے پاکستان کی طرف سے تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ دیا جاتا تھا امسال پاکستان نے چار لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ دیا ہے۔

جاپان نے ۱۹۶۰ء میں بچوں کے ہنگامی فنڈ کو ... چندہ دیا ہے جو چودہ لاکھ روپے ... اسی طرح بھارت نے امسال تیس لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھارت کا شمار سب سے زیادہ چندہ دینے والے ملکوں میں ہونے لگا ہے۔

میڈیکل کالجوں میں غریب والدین کے بچوں کا داخلہ آسان بنایا جائے گا!

سیکنڈ ڈویژن ایف ایس سی کے لئے بھی داخلے کے امکانات پیدا کر دیئے گئے

لاہور ۳۱ اگست۔ مرکزی محکمہ صحت نے مغربی پاکستان کے تمام میڈیکل کالجوں کے ارباب اختیار کو ہدایت کی ہے کہ سال رواں سے ایف ایس سی (سیکنڈ ڈویژن) امیدواروں کے لئے ایم۔ بی بی ایس فرسٹ ایئر میں داخلہ زیادہ آسان بنایا جائے تاکہ غریب والدین کے بچے زیادہ سے زیادہ تعداد میں طبی تعلیم سے مستفید ہو سکیں۔

مرکزی محکمہ صحت نے اس سلسلہ میں جو ہدایت نامہ بھیجا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ ایم۔ بی بی ایس فرسٹ ایئر میں داخلہ کے لئے گذشتہ چند سال سے جو طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس کی بنا پر ایف ایس سی سیکنڈ کلاس امیدواروں کے لئے داخلہ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور بیشتر نشستیں بی۔ ایس سی امیدواروں سے پُر ہو جاتی ہیں چنانچہ ایف۔ ایس سی امیدواروں کو طبی تعلیم سے مستفید ہونے کے لئے مزید دو سال بی۔ ایس سی میں صرف کرنے پڑتے ہیں اور اس طرح نہ صرف متوسط طبقہ کے والدین پر اخراجات کا غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے بلکہ بہت سے نوجوانوں کے دو سال ضائع ہونے کے باعث قومی نقصان ہوتا ہے۔

اس ہدایت نامہ میں سال رواں کے داخلہ کے لئے جو طریقہ تجویز کیا گیا ہے اس کے مطابق بی۔ ایس سی (فرسٹ کلاس) کو اولین ترجیح دی جائے گی۔ بشرطیکہ اس نے ایف۔ ایس سی (میڈیکل) پاس کیا ہو۔ اس کے بعد ایف ایس سی فرسٹ کلاس کو ترجیح دی جائے گی اور پھر ایف ایس سی سیکنڈ کلاس کا داخلہ ہوگا۔ اس کے بعد بی ایس سی سیکنڈ کلاس بشرطیکہ امیدوار نے ایف ایس سی میڈیکل کیا ہو اور پھر ایف ایس سی تھرڈ کلاس کی درخواست پر غور ہوگا اس ترتیب کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس سال سے پھر میڈیکل کالج میں ایف ایس سی سیکنڈ کلاس کے لئے داخلہ کے امکانات زیادہ ہوں گے۔

قبل ازیں تمام میڈیکل کالجوں میں امیدواروں کے داخلہ کے لئے جو ترتیب مقرر تھی اس کے مطابق ایم۔ ایس سی (فرسٹ کلاس) کو اولین ترجیح دی جاتی تھی بشرطیکہ اس نے ایف ایس سی (میڈیکل) کیا ہو۔ اس کے بعد علی الترتیب بی ایس سی فرسٹ کلاس ایف ایس سی فرسٹ کلاس ایم ایس سی سیکنڈ کلاس۔ بی ایس سی سیکنڈ کلاس ایم ایس سی تھرڈ کلاس۔ بی ایس سی تھرڈ کلاس اور ایف ایس سی سیکنڈ کلاس کی درخواستوں پر غور ہوتا تھا۔ اس طریقۂ کار کی بناء پر بیشتر کالجوں میں ایف ایس سی سیکنڈ کلاس امیدوار کی درخواست پر غور ہونے سے پہلے ہی تمام نشستیں پُر ہو جاتی تھیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مغربی پاکستان میں طبی تعلیم حاصل کرنے کے رجحان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس بناء پر ہر سال تمام میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے بے شمار درخواستیں موصول ہوتی ہیں حالانکہ ماہرین کی رائے کے مطابق تین چار سال کے بعد صوبہ میں نئے ڈاکٹروں کے لئے بے روزگاری کا مسئلہ پیدا ہو جائیگا اس رائے کی صحت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت سارے صوبہ میں تربیت یافتہ ڈاکٹروں کی تعداد ۱۴۸۱ ہے جن میں سے لیڈی ڈاکٹروں کی تعداد ۲۴۶ ہے ۱۹۴۷ء میں یہ تعداد علی الترتیب ۱۲۲۴ اور ۱۳۶ تھی۔

اس سال ستمبر ۱۹۶۰ء کے بعد طبی تعلیم سے کامیابی سے فارغ ہونے والے طلبا کی تعداد پانچ سو سے زیادہ ہوگی ان میں سے تقریباً ۱۵۰ نئے ڈاکٹر صوبائی محکمہ صحت، محکمہ ریلوے اور فوج میں آسامیاں حاصل کر سکیں گے باقی ساڑھے تین پونے چار سو نئے ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس کے میدان میں قسمت آزمائی کرنے کے علاوہ بلدیاتی اداروں اور پرائیویٹ اداروں میں ملازمتیں اختیار کرنا پڑیں گی۔

برفانی آدمی کی تلاش کے لئے مہم

لندن ۳۱ اگست۔ فاتح ایورسٹ سر ایڈمنڈ ہلری اور ان کے چار دوسرے ساتھی ستمبر میں عازم نیپال ہو جائیں گے وہ آکسیجن کے بغیر ہمالیہ کی ستائیس ہزار نو سو فٹ اونچی مکلیو نامی ہمالیہ کی چوٹی کو سر کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس مہم کا سب سے بڑا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ بہت بلندی میں جہاں فضا بہت لطیف ہوتی ہے انسان کی قوت برداشت پر کیا اثر پڑتا ہے، وہ برفانی آدمی کی تلاش بھی کریں گے۔ جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ہمالیہ کی چوٹیوں پر رہتا ہے

کانگو کی فوجوں کو کسائی کے دارالحکومت سے نکال دیا گیا

مقامی فوج نے کئی اور شہروں پر بھی دوبارہ قبضہ کر لیا

الزبتھ ویل (کاٹنگا) یکم ستمبر۔ جنوبی کسائی کے وزیر اعظم مسٹر جوزف انگالولا نے کل الزبتھ ویل کی ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ مسٹر لومومبا وزیر اعظم کانگو کی فوجوں کو صوبہ کسائی کے دارالحکومت بکوانگا سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

آپ نے کہا کسائی کی فوج نے لوپوٹا، گنڈا لکا اور ڈیمبو کو بھی دوبارہ فتح کر لیا ہے۔ یہ مقامات کاٹنگا کی سرحد پر واقع ہیں اور چند روز پیشتر کانگو کی مرکزی حکومت ان پر قابض ہو گئی تھی۔

آپ نے کہا کابنڈا اور سنٹر کی نامی مقامات ابھی تک مسٹر لومومبا کی فوج کے قبضے میں ہیں۔ لیکن یقیناً جلد ہی یہ مقامات بھی آزاد کرا لئے جائیں گے۔ آپ نے کہا بکوانگا کے فتح ہو جانے کی اطلاع مجھے نائب وزیر اعظم نے بھیجی ہے۔

اس سے پیشتر بلجیم کے ایک اعلیٰ افسر نے الزبتھ ویل میں بتایا تھا کہ کانگو کی جو مرکزی فوج جنوبی کسائی میں متعین ہے۔ اس کا خوراک، اسلحہ اور کارتوسوں کا ذخیرہ بالکل ختم ہو چکا ہے اور اس امر کی کوئی توقع نہیں کہ وہ کاٹنگا کی فوج کا مقابلہ کر سکے آپ نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر لومومبا کی فوج کا اصل منشا یہ ہے کہ کسائی کو کاٹنگا سے کاٹ دیا جائے اس کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہو سکتا کہ وہ کاٹنگا پر حملہ آور ہو۔

بلجیم کی ساری فوج کانگو سے نکل گئی

الزبتھ ویل یکم ستمبر۔ بلجیم کی ساری فوج کانگو سے نکل گئی ہے۔ کل الزبتھ ویل میں ایک خاص تقریب منائی گئی جس میں بلجیم کی آخری بٹالین کے انخلا کے وقت بلجیمی افسروں اور جوانوں کو الوداع کہی گئی۔

کاٹنگا میں بلجیم کے دو فوجی اڈے ہیں جن میں سینکڑوں ماہر اب بھی موجود ہیں وہ بدستور اپنا کام کرتے رہیں گے کل اقوام متحدہ کی فوج کے ایک دستے نے بلجیم کی اجازت سے بلجیمی فوج کے ایک اڈے یعنی کامینیا کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

لیوپولڈ ویل کی اطلاع کے مطابق کانگو کی سینیٹ نے ایک قرارداد کے ذریعہ اقوام متحدہ کی فوج سے درخواست کی ہے کہ اسے ضرورت پڑنے پر کانگو کے داخلی جھگڑے چکانے کے لئے داخلی امور میں بھی مداخلت کرنی چاہیے

اس سے پیشتر یہ اطلاع آئی تھی کہ اقوام متحدہ کی فوج کاٹنگا اور کسائی کی مشترک سرحد پر پھیل گئی ہے۔ اسی طرح اس مفہوم کی اطلاعات بھی مل چکی ہیں کہ کانگو کی فوج کاٹنگا کی سرحد پر پہنچ چکی ہے اور وہ کاٹنگا پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ واشنگٹن کی اطلاع کے مطابق امریکہ نے کانگو کے نام ایک مراسلہ ارسال کر کے سٹینلے ویل کے حادثے کے بارے میں احتجاج کیا ہے۔ یاد رہے چند دن پہلے کانگو کے فوجی دستے نے اس مقام پر اقوام متحدہ کے فوجی دستے پر حملہ کر دیا تھا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

جس کی نسبت بعض علامات سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے نیچے پانی ہے۔ مگر وہ پانی زمین کی کئی تہوں کے نیچے دبا ہوا ہے اور کسی قسم کا کیچڑ اس کے ساتھ ملا ہوا ہے اور جب تک ایک پوری مشقت سے کام نہ لیا جائے اور زمین کو بہت دنوں تک کھودا نہ جائے تب تک وہ پانی جو شفاف اور شیریں اور قابل استعمال ہے نکل نہیں سکتا۔ پس یہ کمال شقوت اور نادانی اور بدبختی ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ انسانی کمال بس اسی پر ختم ہے کہ کسی کو کوئی سچی خواب آ جائے یا سچا الہام ہو جائے بلکہ انسانی کمال کے لئے اور بہت سے لوازم اور شرائط ہیں اور جب تک وہ متحقق نہ ہوں تب تک یہ خوابیں اور الہام بھی مکر اللہ میں داخل ہیں۔ خدا ان کے شر سے ہر ایک انسان کو محفوظ رکھے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳) (باقی)

سال میں ایک ماہ کی رخصت لے کر پورا آرام کریں

مرکزی اور صوبائی افسروں کو صدر ایوب کا مشورہ

لاہور یکم ستمبر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے مرکزی حکومت اور دونوں صوبوں کے سینئر آفیسروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک ماہ کی رخصت لے کر اپنے لئے مناسب آرام و تفریح کا انتظام کیا کریں تاکہ ان کی کارکردگی کا معیار بلند ہو۔

حکومت پاکستان نے صدر مملکت کے اس مشورہ پر مشتمل ایک سرکلر گزشتہ دنوں دونوں صوبائی حکومتوں کو بھیجا تھا اور اب حکومت مغربی پاکستان نے یہ سرکلر تمام محکموں کے سربراہ حکام کو برائے اطلاع بھیجا ہے۔ اس سرکلر کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ اعلیٰ حکام کو بغرض آرام بلا تاخیر رخصت دے دی جائے اور اس امر کا بھی امکان ہے کہ مستحق اعلیٰ افسروں کو بغرض آرام یا بغرض علاج بیرون پاکستان جانے کی اجازت دے دی جائے۔ ایسی صورت میں ان کے لئے زرمبادلہ کی پابندیاں بھی نرم کر دی جائیں گی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ضروری اعلان

بل ماہ اگست سنہ ٦٠ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کر دئے گئے ہیں مہربانی کر کے ان بلوں کی رقوم ۱۰ ستمبر سنہ ٦٠ء تک ضرور ارسال کر دی جائیں۔ بعض ایجنٹ صاحبان بلوں اور بقایا کی ادائیگی میں بار بار توجہ دلانے کے باوجود بہت تساہل برت رہے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۱۰ ستمبر سنہ ٦٠ء تک رقوم وصول نہ ہوئیں تو دفتر ہذا ان کے بنڈل کی ترسیل روکنے پر مجبور ہو گا۔

(مینیجر الفضل)

ضرورت ہے

ہمیں چند اچھے بس ڈرائیوران اور کلینرز کی فوری ضرورت ہے خواہشمند احباب جو مندرجہ ذیل شرائط پر پورے اترتے ہوں جلد اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ پتہ ذیل پر بھجوائیں۔

۱۔ جو اصحاب پہلے کسی بس سروس میں کام کرتے رہے ہوں اور پرانے تجربہ کار ہوں۔ وہ اپنے تجربہ کے ساتھ درخواست دیں۔

۲۔ ملازمت کی صورت میں شخصی ضمانت دینی ضروری ہو گی۔ ۳۔ شریف۔ محنتی اور دیانتدار ہونا ضروری ہے۔ ۴۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ ہو گی۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا حفیظ احمد (ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب دانی کیفے فردوس گول بازار ربوہ چوتھی مرتبہ ملیریا میں مبتلا ہونے کے باعث صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت، درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴